فتاوی رضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۹

رضا فاؤنڈیشنؒ

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

لہذا امام نہ بنانا چاہیے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے[1]۔

حالانکہ گنگوہی صاحب کا یہ قول خود ہی صریح کفر ہے بلاشبہہ جو غیر خدا کو بے عطائے الٰہی خود بخود علم مانے قطعًا کافر ہے اور جو اس کے کفر میں تردد کرے وہ بھی کافر۔ اسمٰعیل دہلوی صاحب نے دوسری شق لی تھی کہ اللہ عزوجل کے علم غیب کو حادث و اختیاری مانا۔

تقویۃ الایمان میں ہے: غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے[2]۔

یہ بھی صریح کلمہ کفر ہے مگر دونوں شقیں جمع کرنا کہ اللہ تعالٰی کا علم عطائی اور دوسرے کا ذاتی یہ اسی نتیجہ قول زید کا خاصہ ہے۔ دو واقعے کہ زید نے پیش کیے اگرچہ ان پر ابحاث اور بھی ہیں مگر کیا انباء المصطفٰی میں صاف نہ کہہ دیا گیا تھا کہ بحمد اللہ تعالٰی نص قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان ومایکون (جو ہوچکا اور جو ہوگا۔ ت) کا علم دیا اور جب یہ علم قرآن عظیم کے تبیانًا لکل شیئ ہونے نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن عظیم سے پہلے اگر بعض کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک (ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔ ت) ہر گز احاطہ علم مصطفوی کا کا نافی نہیں، مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کے ہیں۔ ہاں ہاں تمام نجدیہ دہلوی گنگوہی جنگلی کوہی سب کو دعوت عام ہے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادۃ لائیں جس سے صریح ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآن کے بعد بھی ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور پر مخفی رہا اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہر گز نہ لاسکو گے تو جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو اھ ملخصًا[3]۔

اس کے بعد بھی ایسے وقائع پیش کرنا کیسی شدید بے حیائی ہے، بلاشبہہ عمرو کا قول صحیح ہے جمیع ماکان ومایکون جملہ مندرجات لوح محفوظ کا علم محیط حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم کریم کے سمندروں سے ایک لہر ہے جیسا کہ علامہ قاری کی زبدہ شرح بردہ میں مصرح ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

---

[1] فتاوٰی رشیدیہ

[2] تقویۃ الایمان الفصل الثانی مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۴

[3] انباء المصطفٰی رضا اکیڈمی بمبئی ص ۷ تا ۱۰